

رمضان المبارک

اہمیت، فضائل، احکام و مسائل

از

مفہوم عہد الخالق آزاد رائے پوری

اکادمیہ حبیمیہ علوم قرآنیہ

رہیمیہ ہاؤس، A/33 کوئنر رود (شارع فاطمہ جنت) لاہور

Ph: 0092-42-36307714 , 36369089 , Web: www.rahimia.org

رہیمیہ ہاؤس، A/9، سینٹ پارکس سوسائٹی، بلاک نمبر 21، راشد مہماں روڈ
فیڈرل بی ایریہ، کراچی۔ فون: 0092-21-36321616 , 36320707

کراچی کمپیس:

فلیٹ نمبر 1st، 111، گلور، رائل پارکسٹ ریس کورس روڈ
کمر۔ فون: 0092-71-5615185

کھر کمپیس:

رہیمیہ ہاؤس، A/30، بحریہ نمبر 02، خان کالونی، چوگنی نمبر 07
ایل ایم کیروڑ، ملتان۔ فون: 0092-61-6212021

ملتان کمپیس:

رہیمیہ ہاؤس، N.A-7، بولنگ روڈ، سیلیٹ نٹ ناؤن راولپنڈی۔
فون: 0321-5181875 , 0321-5181929

راولپنڈی کمپیس:

مقاصدِ روزہ امام شاہ ولی اللہ کی نظر میں

جب رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ جو لوگ اس ماہ مبارک میں پورے اخلاص سے ہدایت کے طالب بنتے ہیں۔ ان میں مجتبی اللہی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ نیچتاً گم راہی اور ظلم سے نفرت اور انسانیت دوستی، عدل و مساوات کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ مہینہ، دلوں کی صفائی اور اخلاق و اعمال کی درشیگی کے لئے بڑی بخش ہے۔ امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ:

از زمان کا دن مکمل حالت یہ ہے کہ روزہ دار:

- 1 نسانی خواہشات کو ابھارنے والے اقوال و افعال سے بچے۔
- 2 ظلم و رعنائی یا اکرنے والی حیوانی عادات کو ترک کر دے۔
- 3 شیطانی عمل اور طاغیت فکر و عمل سے نفرت رکھ۔

اس لیے کہ یہ تمام کام انفرادی اور اتنا کی مدد آخلاقوں کو حجم دیتے اور فاسد نظام کو فروغ دیتے ہیں۔ (جیتہ اللہ البالغہ) اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک کے فوائد ثرات عطا فرمائے۔

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ میں

نام پہنچت:	رمضان المبارک کی ایمیٹ فضائل، احکام و مسائل
مرتب:	مفتی عبداللہ لائق آزاد
ناشر:	رسمیہ مطبوعات 33/A کونسٹراؤنڈ، لاہور
قیمت:	1000 روپے

نوت:

جو اصحاب خیر دینی مسائل سے واقعیت ہم پہنچانے کے لیے اس پہنچت کو دینی جذبے سے لوگوں میں تعمیم کرنا چاہیں، ان کے لیے اس کی قیمت 1000 روپے سیکنڈری ہو گی۔ اس کا خیر میں حصہ میں اور دنیا و آخرت کا فتح اٹھائیں۔
نظام مطبوعات: ادارہ رسمیہ علم قرآنی (ترست) لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ماہِ رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان المبارک کا ماہِ مبارک، رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے۔ یہ ماہِ مبارک جب نہ زرع ہدایا ہے تو رحمتوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور برکات کا نزول شروع ہو جاتا ہے۔ اس ماہِ مبارک میں اللہ رب العزت کی جانب محبت اور عظمت کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ انسانی قلوب میں بارگاہِ الٰہی کے حضور میں ایسی کشش اور محبت پیدا ہوتی ہے، جو دلوں کے زنگ کو دور کر کے اسے صاف سترھا کر دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ تعلقِ الٰہی پیدا کرنے میں بڑا اکسیر صفت ہے۔ اس حوالے سے یہ گویا رحمتوں اور برکتوں کا سیزن ہے۔ جس میں انسان، شیطانی تسلط سے نجات پانے اور رحمانی قوتون کے باغھ تعلق جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ جیسے ایک موسم، ایک فصل کے لیے سازگار ہوتا ہے۔ اس کی نشوونما میں بڑا کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح انسان دوستی اور خدا پرستی کے حوالے سے رمضان المبارک کا برکتوں والا مہینہ بھی ایک خوش گوار نتیجہ خیز موسم کی حیثیت رکھتا ہے۔

جیسے یہ ماہِ مبارک تعلقِ مع اللہ کو مضبوط بنانے کا موسم ہے، اسی طرح یہ ماہِ مبارک انسانی ذکر درد میں شریک ہونے اور اس کے لیے فکر مند ہونے اور عدل و مساوات کے نظریے کو فروغ دینے کا موسم بھی ہے۔ جس طرح وہ لوگ جو اپنی زندگی میں آنے والے بہترین موسم سے فائدہ اٹھاتے ہیں، وہ کام یاب رہتے ہیں۔ ایسے ہی وہ لوگ بھی دنیا اور آخرت میں کام یاب ہوتے ہیں، جنہوں نے رمضان المبارک کے اس برکتوں اور رحمتوں والے موسم کی قدر کی۔ اور اس کے لیے تیاری کر کے اپنی ہمت اور کوشش سے تعلقِ مع اللہ

کی جوت اپنے دل میں جگالی۔ انسانیت کی ہمدردی اور خیر خواہی کا نظر یہ اپنا لیا۔ اور اس کا پختہ شعور حاصل کر لیا۔ اور اس حوالے سے اپنی جدوجہد کا صحیح رخ معین کر لیا۔

اس ماہ مبارک کے برکتوں والے ماحول سے پوری طرح مستفید ہونے کے لیے ضروری ہے کہ آس حضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسوہ حسنہ کو سامنے رکھا جائے اور اس وقت سے لے کر اب تک اولیاء اللہ، علمائے ربانیین اور مجددین امت کا طرزِ فکر و عمل پیش نظر رہے۔ یہ حضرات اس مبارک ماہ کی کتنی قدر کرتے تھے، اور اس برکتوں والے موسم سے کیسے اور کتنا عظیم فائدہ حاصل کرتے تھے، اس کی اہمیت کو سمجھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا دنیا و آخرت میں کام یابی کی کلید ہے۔

رمضان کی اہمیت: آپ ﷺ کا ایک خطاب

آس حضرت ﷺ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ ﷺ اس کی تیاری آیک ماہ پہلے تو شروع فرمادیتے تھے۔ ماہ شعبان سے ہی رمضان المبارک کے لیے تیاری شروع ہو جاتی تھی۔ اس کی اہمیت کا انداز اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے شعبان کے آخری دن صحابہ کرامؐ کے سامنے رمضان المبارک کے حوالے سے ایک اہم خطاب فرمایا۔

حضرت سلمان فارسیؓ روایت فرماتے ہیں:

”آپ ﷺ نے ماہ شعبان کے آخری دن میں ہم سے خطاب فرمایا۔“

اس خطاب میں آپ ﷺ نے رمضان المبارک کی اہمیت اور اس کی فضیلت کے حوالے سے بہت سی اہم اور بنیادی باتیں ارشاد فرمائیں ہیں۔ اور اس ماہ مبارک میں سرانجام دیے جانے والے اہم امور کی نشان دہی فرمائی ہے۔

یہ خطاب اس حوالے سے اہمیت کا حامل ہے کہ ایک مسلمان رمضان المبارک کے اس اہم مہینے کو کس طرح گزارے۔ اس خطاب کے بنیادی نکات درج ذیل ہیں:

1۔ عظمت والا مہینہ

حضور اقدس ﷺ نے رمضان المبارک کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے سب سے پہلی بات ارشاد فرمائی:

(۱) ”یا ایلہا النّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ۔“

”اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فکن ہو رہا ہے۔“

اس ماہ کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ عظمت والا ہے۔ سال کے بارہ مہینوں میں ماہ رمضان المبارک ایک عظمت والا ماہ مبارک ہے۔ اور بڑی جلیل القدر شان رکھتا ہے۔ اس کی عظمت، ان تجلیاتِ الہیہ اور تاثیرات کی وجہ سے ہے، جن کا نزول اس ماہ مبارک میں ہوتا ہے۔ اسی تناظر میں آپ ﷺ نے اس ماہ مبارک کو ”ایک عظیم مہینہ“ سے تعبیر فرمایا۔ اور صحابہ کرامؓ کو اس کی آمد کی خوش خبری دی۔ اور اس کے استقبال کا حکم فرمایا۔

حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ فرماتے ہیں:

”بعض اوقات دایام ایسے ہوتے ہیں، جن میں عالمِ ملکوت کی روحانیت اس عالمِ ارضی پر نازل ہوتی ہے۔ اور تجلیاتِ الہیہ انسانیت کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔“

رمضان المبارک کا ناظر والا مہینہ ایسے اوقات دایام میں سے ہے کہ اس میں انوارِ الہیہ کا نزول ہوتا ہے، اور مانزانیت کو اپنی طرف چھپتی ہیں۔ اور ان کے دلوں میں اللہ کی عظمت اور محبت پیدا کرتی ہیں۔

2۔ برکت والا مہینہ

آپ ﷺ نے رمضان المبارک کی دوسری خصوصیت ارشاد فرمائی:

(۲) ”شہر مبارک“ ”یہ ایک برکت والا مہینہ ہے۔“

اس ماہ مبارک کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ برکت والا مہینہ ہے۔ یعنی اس میں کیے جانے والے اعمال کے اجر میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جس طرح موسم کی مناسبت سے فصل کی نشوونما اور بڑھ توڑی کئی گنا بڑھ جاتی ہے، اسی طرح ملاعِ اعلیٰ سے تعقق اور وہاں سے نازل ہونے والی تجلیات کی وجہ سے صحیح فکر و عمل اور مجاہدے کے نتیجہ میں برکاتِ الہیہ کا ظہور ہوتا ہے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ”برکت“ کی حقیقت یہ بیان فرمائی ہے:

”کسی چیز میں برکت ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سبب سے ملاعِ عالیٰ کی دعائیں، اس کی توجہات اور خدا تعالیٰ کی رضا مندی کا حصول ہوتا ہے۔ جب یہ تمام چیزیں بندہ کے مزاج کا حصہ بن جائیں تو مادی اسباب میں آسانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔“ (تاویل الاحادیث)

اس میںیہ کی عظمت اور برکت کے حوالے سے یہ بات کافی ہے کہ اس ماہِ مبارک میں قرآن حکیم جیسی عظیم کتاب نازل ہوئی۔ جو رہتی دنیا تک انسانی معاشروں کی تشكیل کے لیے ایک جامع فکر و عمل اور نظریہ واضح کرتی ہے۔ اور نظام زندگی کی تشكیل کا صحیح لائجہ عمل پیش کرتی ہے۔ اور دنیا اور آخرت میں کام یا ب ہونے کا سچا راستہ بتلاتی ہے۔

3۔ ماہِ رمضان المبارک کے جلیل القدر اوقات

اس میںیہ کی تیسرا خصوصیت آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمائی کہ اس ماہِ مبارک کے تمام اوقات (دن اور رات) انہائی جلیل القدر اور اہمیت کے حامل ہیں۔ جن کی تفصیل میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شهرٌ فيهِ:

- الف: ليلة خير من الف شهر.
- ب: جعل الله صيامه فريضة.
- ج: وقيام ليته تطوعا.
- د: من تقرب فيه بخصلة من الغدير كان كمن أذى فريضة فيما سواه.
- هـ: ومن أذى فريضة فيه كان كمن أذى سبعين فريضة فيما سواه.

”یہ ایک ایسا مہینہ ہے، جس میں:

- الف: ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔
- ب: اس ماہِ مبارک کے دنوں میں اللہ نے روزہ رکھنا فرض کیا ہے۔

ج: اس مہینہ کی راتوں میں بارگاہِ خداوندی میں کھڑا ہونے کو نفل عبادت مقرر کیا ہے۔

د: جو شخص اس ماہ میں کوئی بھلائی کا نقلي کام کر کے اللہ کا تقرب حاصل کرے تو اس کا نفع ایسا ہے کہ باقی مہینوں میں فرض ادا کرنے سے وہ قرب حاصل ہوتا ہے۔

ه: اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرتا ہے، وہ گویا ایسا ہے کہ دیگر مہینوں میں ستر فرض ادا کرتا ہے۔

گویا اس موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ماہ رمضان المبارک کے دن رات کے اثرات مفادہ دین فرمائے۔ کہ اس ماہ مبارک میں ایک ایسی رات ”لیلۃ القدر“ آتی ہے۔ جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہی وہ رات ہے، جس میں حضور ﷺ پر قرآن حکیم نازل ہوا۔ گویا اس رات میں ٹکا ہزار مہینوں (تقریباً ایک سو سال) میں انسانیت کی ترقی اور فلاح و بہبود کا پروگرام دنیا میں غالب کر دیا گیا۔ اور اس کا نظام عالمی سطح پر قائم ہوا۔

اس رات میں حضرت الامام اشتری رضی اللہ عنہ دہلویؒ کے بقول:

”عالم ملکوت سے ایک در دان، دنیا میں کھل جاتا ہے۔ جس سے تجلیات و برکات الہیہ کا نزول ہوتا ہے۔“

اسی طرح رمضان المبارک کے ایام میں روزہ نماز، قرار دیا گیا۔ اور راتوں کو بارگاہ خداوندی میں قیام کرنے کی ترغیب دی گئی۔ اس لیے کہ رمضان المبارک کے دنوں میں روزہ رکھنا اور رات کو بارگاہِ خداوندی میں عبادات کرنا، ”نفسِ انہیں“ کی تربیت، دلوں کے زمگ کو دور کرنے اور عقل و شعور بیدار کرنے میں بڑا بینیادی کردار ادا کرتا ہے۔

اس ماہ مبارک کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس ماہ میں کیا ہوا نقلي کام، دیگر مہینوں کے فرائض کے برابر اجر و ثواب اور تربیت کا کردار ادا کرتا ہے۔ اور فرض کام سرانجام دینا دیگر مہینوں کے ستر فرائض کے سرانجام دینے کے برابر فوائد و ثمرات کا حامل ہوتا ہے۔

4۔ صبر و استقامت کا مہینہ

ماہ رمضان المبارک کے حوالے سے آپ ﷺ نے چوتحی خصوصیت یہ بیان فرمائی:

”وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثُوابُهُ الْجَنَّةُ.“

”یہ (اپنے اندر) صبر و استقامت پیدا کرنے کا مہینہ ہے۔ اور صبر و

استقامت کا نتیجہ جنت ہے۔“

اس ماہ مبارک میں روزے کی مشقتیں اور رات کو اٹھنے کے مجاہدے کی وجہ سے ایمان و یقین پر پختگی اور دین اسلام کی تعلیمات پر یقین میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اس راستے میں بارہ اور بیالی حوالے سے جدوجہد کرنے سے اپنے نظر یہ پر جماد اور صبر و استقامت پیدا ہوتا ہے۔ انسانی جماعتوں کی کام یابی کا دار و مدار اپنے نظام فکر و عمل پر استقامت کے ساتھ کام کرنے والے صبر کے ساتھ جدوجہد کرنے پر ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ دنیا میں کام یابی اور آخرت میں جنت کی صورت میں ملے گا۔

5۔ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ

اس ماہ مبارک کی پانچویں خصوصیت یہ اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

”وَشَهْرُ الْمُؤَاسَةِ.“

”یہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔“

یعنی اس مہینے میں جہاں تعلق مع اللہ پیدا ہوتا ہے، وہاں اذانت کے لیے خیر خواہی اور ہمدردی کا جذبہ بھی بیدار ہوتا ہے۔ چنانچہ جب آدمی پورا ہل بھوکا پیاسا سارہتا ہے تو اسے بھوک اور پیاس کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔ اس سے اُسے انسانی مسائل سے آگئی حاصل ہوتی ہے۔ اور انھیں انسانی بنیادوں پر حل کرنے کی فکر پیدا ہوتی ہے۔ یوں وہ معاشرے میں پسمندہ اور پسے ہوئے طبقات کے مسائل حل کرنے کے لیے فکر مند ہوتا ہے۔ اور خیر خواہی کے جذبے سے ان کی ضروریات پورا کرنے کی تگ و دو کرتا ہے۔ گویا انسانی زندگی کے اجتماعی تقاضوں کی تکمیل کے لیے جدوجہد اور کوشش کرتا ہے۔

6۔ رزق میں اضافے کا مہینہ

اس ماہ مبارک کی چھٹی خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

”شہرٰ فیه يُزَادُ فیه رِزْقُ الْمُؤْمِنِ“

”یہ ایسا مہینہ ہے، کہ جس میں مؤمن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔“

یعنی اس ماہ مبارک میں جب ایک مؤمن صدقہ دل کے ساتھ رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اور دیگر عبادات میں مشغول ہوتا ہے۔ اور انسانیت کے ساتھ خیرخواہی کا سلوک کرتا ہے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے رزق میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

7۔ ائمہ ماہ میں روزہ افطار کرنے کا اجر

اس ماہ مبارک کی ساتویں خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

”من شرفاً به صائمًا..... الخ“

”جو آدمی اس لامہ پر اسکی روزے دار کا روزہ افطار کرائے تو اس سے گناہوں سے اس کی معفرت ہوتی ہے۔ اور جہنم سے آزادی حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کو روزے دار کے برابر اہمیت دیا جاتا ہے۔ بغیر اس کے کہ روزے دار کے اجر میں کسی قسم کی کمی کی جائے۔“

اس پر صحابہؓ نے عرض کیا: ”فَلَمَّا يَارْسُولَ اللَّهِ..... الخ“

”ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے نہ ایک آدمی اس کی استطاعت نہیں رکھتا کہ روزے دار کا روزہ کھلوائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی دیں گے، جب کہ ایک آدمی ایک گھونٹ دو دوھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے۔ اور جس نے روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ اس کو میرے حوض سے ایسا شربت پلاۓ گا کہ اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔“

اس سے معلوم ہوا کہ اس ماہ مبارک میں روزے داروں کے روزہ کو افطار کرنے اور

بھوکے پیاس سے لوگوں کے اجتماعی مفاد کو سامنے رکھنے سے نہ صرف دنیا میں رزق کی فراوانی پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ آخرت میں جہنم کے عذاب سے چھپکار اور جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔

8۔ رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی کا مہینہ

اس ماہ مبارک کی آٹھویں خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ بیان فرمائی:

”وَهُوَ شَهْرُ أُولُّهُ رَحْمَةٍ، وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عَتْقٌ مِّنَ الَّذِي...الخ“

”اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ (عشرہ) رحمت ہے۔ درمیانی حصہ (عشرہ)

”مغفرت ہے۔ اور آخری حصہ (عشرہ) دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔“

اُس سے معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے تین حصے ہیں: پہلے دن روز رحمت خداوندی کے فزوں کے ہیں۔ اور دوسرے دن روز اللہ کی مغفرت اور گناہوں سے نجات کے ہیں۔ اور تیسرا حصہ (عشرہ) سے آزادی اور چھپکارے کا ہے۔

درحقیقت رمضان المبارک کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے والے بھی تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس لیے اللہ رب العالمین نے اس ماہ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔

پہلی قسم ان افراد کی ہے جو نیک ہیں۔ ہمیشہ صلاح و تقویٰ کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔ اور جب کبھی ان سے کوئی خطا اور لغوش و مجازی ہے، تو اسی وقت توبہ و استغفار سے اس کی صفائی اور تلافي کر لیتے ہیں۔ اللہ کے ایسے نیک اور پرگزیدہ بندوں پر تو شروع میں یہ بلکہ اس کی پہلی ہی رات سے اللہ کی رحمتوں کی بارش ہونے لگتی ہے۔

دوسری قسم ان افراد کی ہے، جو پہلے لوگوں کی طرح بہت بُخُور پر ہیز گار تو نہیں ہوتے، لیکن بہت ہی گنے گزرے بھی نہیں، بلکہ درمیانی درجہ کے لوگ ہیں۔ ایسے بندے جب رمضان کے ابتدائی حصے میں روزوں اور دوسرے اعمالی خیر اور توبہ استغفار کے ذریعہ اپنے حالات کو بہتر اور اپنے کو رحمت و مغفرت کے لائق بنایتے ہیں، تو درمیانے حصے میں ان کی مغفرت اور معافی کا فیصلہ فرمادیا جاتا ہے۔

تیسرا قسم کے لوگ وہ ہیں، جنہوں نے اپنے نفسوں پر بہت ظلم کیے ہیں۔ اور ان کا

حال بڑا انتر رہا ہے۔ وہ اپنی بد اعمالیوں سے گویا جہنم کے پوے طور پر مستحق ہو چکے ہیں۔ وہ بھی جب رمضان کے پہلے اور درمیانے حصے میں عام مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھ کر اور توبہ و استغفار کر کے اپنی سیاہ کاریوں کی کچھ صفائی اور تلاذی کر لیتے ہیں، تو اخیر عشرہ میں اللہ رب العزت ان کی بھی نجات اور رہائی کا فیصلہ فرمادیتے ہیں۔

اس طرح رمضان کے فائدے امت کے ہر طبقے کے لیے ہو گئے۔ اور اب کوئی بدنصیب شخص ہی ایسا ہوگا جو رمضان کا مہینہ پائے اور اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کر کے اپنے کو جنت کا مستحق نہ ٹھہرالے۔ اور اللہ رب العزت کا مقرب بندہ نہ بن جائے۔

۵. لازموں پر کام کی تخفیف کے فوائد

اگر ماہ مبارک کی نوویں خصوصیت نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمائی کہ:

”منْ شَفِعَ عَنْ مَمْلُوكٍ فِيهِ الْخَ“

”جو آدمی اداہ میں اپنے غلام و خادم پر کام کے بوجھ کو ہلکا کرے، اللہ

تعالیٰ اس کی مغفرت نہیں کرے۔“

رمضان المبارک کے روزوں کا آنڑی اثر اور نتیجہ روزے دار پر یہ ہونا چاہیے کہ اس میں انسانی ہمدردی کا جذبہ بیدار ہو۔ اور اس کے نتیجے میں وہ محنت و مشقت کرنے والوں پر شفقت کرے۔ خاص طور پر اپنے ماتحت کام کرنے والے لوگوں پر کام کے بوجھ کو ہلکا کرے۔ یوں تو باقی ایام میں بھی لوگوں پر کام کے بوجھ لوہا کرنا، بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے۔ لیکن خاص طور پر اس ماہ مبارک میں، جب کہ روزے کی مشقت بھی ہوتی ہے، بہت زیادہ اجر و ثواب کا مستحق بنتا ہے۔ اور اس سے جہنم سے چکر را اور گناہوں سے مغفرت حاصل ہوتی ہے۔ (رواہ ابن زیمیر فی صحیح، وابن القی فی شب الایمان، مکلوہ، ص 173-174)

ماہِ رمضان کی مزید خصوصیات

حضور اقدس ﷺ نے اپنے اس عظیم الشان خطاب کے علاوہ بھی رمضان المبارک کے مزید فضائل اور خصوصیات بیان فرمائی ہیں۔ ایک حدیث میں رمضان المبارک کی مزید

خصوصیات بیان کرتے ہوئے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا كَانَ أُولُّ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، صَفَدَتِ الشَّيَاطِينُ وَ
مَرْدَقَ الْجَنَّ، وَغُلِقَتِ أَبْوَابُ النَّيْرَانَ، فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ. وَفُتْحَتِ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ. وَيَنَادِي مُنَادٌ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ!
أَقْبِلُ! وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ! أَقْصِرُ! وَلِلَّهِ عَتْقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذَالِكَ كُلُّ
لَيْلَةٍ. (ترمذی شریف، ۱۲۷۱)

”جب ماں رمضان کی پہلی شب ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جن مقید
کر دیے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ
اس کا کوئی دروازہ کھلانہیں رہتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے
ہیں۔ بہل تک کہ اس کا کوئی دروازہ بند نہیں رہتا۔ اور ایک آواز لگانے والے
آواز لگاتا ہے: ”اے خیر کے طالب! آگے بڑھ! اور اے شر کے طالب! پیچھے
ہٹ! اور اللہ کی بس سے بہت سارے لوگ جہنم سے آزاد کر دیے جاتے
ہیں۔ اور یہ سلسلہ ہر شب میں رہتا ہے۔“

رمضان کے بارکت مہینے کی آنحضرتؐ کے دروازے بند کیے جانے اور جنت کے
دروازے کھول دیے جانے اور شیطانوں کو حر دیے جانے کا ذکر رسول اکرم ﷺ کی
بہت سی احادیث میں وارد ہے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ جنت کے دروازے کھول دیے جانے اور جہنم
کے دروازے بند کر دیے جانے کے حوالے سے بڑی اہم بات ارشاد فرماتے ہیں:

”روزہ (انسانی نفس کے لیے) ایک بڑا تریاق ہے۔ مس سے ایمان
مضبوط ہوتا ہے۔ اللہ کے سامنے بندگی کا یہ ایک بڑا ذریعہ ہے۔ مصائب و
مشکلات میں انہائی نفع بخش ہے۔ قبر اور جہنم کی آزمائش میں بڑا کام دینا ہے۔
اور جنت کے ”باب الریان“ تک پہنچانے کا سبب ہے۔

روزہ طبیعت کے جاپ کو توڑتا ہے۔ اس طرح قوت عملیہ کو درست کرتا
ہے۔ اور بے شعوری اور کم فہمی پر منی غفلت کے پردوں کو چاک کرتا ہے۔ اس

طرح قوتِ علیہ میں خوب نکھار پیدا ہوتا ہے۔ اور جب شعائر اللہ کی اہمیت کا لحاظ رکھ کر روزہ رکھا جائے تو غلط نظاموں کے ماحول اور ان کے مُرے اثرات سے بچانے میں مدد دیتا ہے۔

اور جب امت بحیثیتِ جموعی ان امور کو سامنے رکھتے ہوئے نماز، ذکر، تلاوت، روزہ اور صدقہ وغیرہ میں مشغول ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ روزہ مسلمان کے لیے ڈھال بن گیا۔ اور جب امت مسلمہ کا پورا کا پورا نظام ان مقاصد اور امور کے مطابق منظم ہو جائے تو یہ بات پوری ہو گی کہ شیاطین رمضان میں ہاندھ دیے گئے۔ اور اور جہنم کے دروازے بند کر دیے گئے۔ اور جنت کے دروازے کھول دیے گئے۔ (البدور البازخ، ص ۲۸۸، ۲۸۹)

روزے کا انعام اور صلح

ایک اور حدیث میں رمضان کے روزے رکھنے کے فوائد و ثمرات کے سلسلے میں بے اندازہ انعامِ خداوندی کا ذکر کر لیا گیا ہے۔ اس کا بیان اللہ رب العزت نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی، ان الفاظ میں کیا ہے:

”الصومُ لِي وَأَنَا أَجْزِيُّ بِهِ“

”کہ روزہ میرے لیے ہے۔ اور میں ہی آن کا بدله دوں گا۔“
گویا کہ روزوں کے بدله اور اجر کی کوئی تعین اور تحدید نہیں۔ جس قدر اللہ رب العزت چاہے گا، مزید عطا کرے گا۔ اللہ رب العزت کی جانب سے روزوں کے بدله کی نسبت کا اپنی ذات کی طرف کرنا، بہت بڑا انعام ہے۔ بلکہ بہت بڑا اخراج و اکرام بھی ہے۔

رمضان و قرآن روزے دار کے سفارشی ہوں گے

جس آدمی نے دن میں روزہ رکھ کر رمضان کا حق ادا کیا۔ اور رات میں تراویح میں قرآن پڑھا، یاسنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوا۔ اور اس کا پورا حق ادا کیا۔ تو سمجھو کہ سب کچھ نصیب ہو گیا۔ اسی سلسلے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

عن عبد الله ابن عمر رضي الله عنهما قال: الصيام والقرآن يُشفعان يوم القيمة للعبد. يقول الصيام: أى رب! منعْتَه الطعام والشهوة، فشفعْتَنِي فيه، ويقول القرآن: منعْتَه النوم بالليل فشفعْتَنِي فيه، قال: فَيُشفعُانَ لَهُ رواه احمد والطبراني في الكبير

(مجمع الرواية ۱۸۱/۳، مشكوة ۱/۷۳)

”حضرت عبد الله بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت کے دن بندے کے حق میں خود روزہ اور قرآن سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے ان کو کھانے پینے اور نفسانی حواسات سے روکے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرماء۔ پھر آں، اللہ کے دربار میں عرض کرے گا: اے اللہ! میں نے اس کو راتوں میں سو نہ لے رکھا۔ اس بندے کے حق میں میری سفارش قبول فرماء۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اس کی سفارش بندے کے حق میں قبول ہے۔“

آپ غور فرمائیں کہ یہ روزے دار کے کتنے بڑے اعزاز و اکرام کی بات ہو گی کہ بارگاہ خداوندی میں قرآن اور رمضان، دونوں اس کے حق میں سفارشی ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی سفارش قبول فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان اور قرآن کی سفارش نصیب فرمائے۔ آمین

مقاصدِ روزہ کے بغیر بھوکا اور پیاسا رہنا بے فائدہ

لیکن روزوں اور رات کے نوافل (تراتوٰع وغیره) کی یہ سماں فضیلیتیں اور برکتیں جب ہی ہیں، جب کہ یہ عبادتیں اخلاص کے ساتھ کی جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مکمل تو لگائی جائے۔ اور ان ہدایات اور تنبیہات کے مطابق کی جائیں۔ جو آپ ﷺ نے فرمائی ہیں۔ ورنہ بھوکا اور پیاسا رہنا بے فائدہ، راتوں کا جاگنا بے سود، مشقتوں کا جھیننا بے کار ہوگا۔ کیوں کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

”کم من صائمٍ ليس له من صيامه الا الظُّمُمُ، وَ كم من قائمٍ

لیس له من قیامہ إلا السهرُ۔“

(الترغیب والترهیب ۹۳/۲، مسنند احمد ۳۳۱/۲)

”کتنے ہی روزے دار ایسے ہیں کہ ان کے روزوں کا حاصل سوائے پیاس اور بھوک کے کچھ نہیں۔ اور کتنے ہی رات کو تراویح پڑھنے والے ایسے ہیں کہ سوائے جانے کے، ان کی تراویح کا کچھ حاصل نہیں۔“

آپ ﷺ کا ایک دوسرا فرمان اس حقیقت کو مزید آشکارا کرتا ہے۔ زبانِ نبوت سے لکھے ہوئے الفاظ یہ ہیں:

من لم يدع قول الزور و العمل به فليس لله حاجة في ان

يدع طعامه وشرابه۔ (مشکوٰۃ ۱/۶۷، تحفۃ الاشراف ۹/۸۷)

”وَخُصْ روزے میں جھوٹ اور غلط باتیں نہ چھوڑے تو خداوند قدوس کو اس کے جزو، پیاس سے رہنے کی کوئی ضرورت اور پرواہ نہیں ہے۔“

ایک اور حدیث میں ہے:

إِذَا كَانَ يَوْمَ سَمِعَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَرْفَثُ وَلَا يَصْخَبُ فَإِنْ سَابَهُ

أَحَدٌ أَوْ قاتلَهُ فَلِيَقُلْ إِنِّي صَائمٌ۔ (الترغیب والترهیب ۹۳/۲)

”جب تم میں سے کسی کے روزے کو دن ہوتا وہ کوئی بے ہودہ حرکت اور بے ہودہ بات نہ کرے۔ اور تیزی میں زور۔ سمجھی نہ بولے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے۔ یا اڑنا چاہے تو اس سے کہ مے کہ: (بھائی!) میں روزے سے ہوں۔“

حضرت عزیزیے جلیل القدر اور حضور ﷺ کے منہ مالکے اور چہیتے صحابیؓ نے روزے کے بارے میں یہ الفاظ فرمائے ہیں، جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔

حضرت عزیز فرماتے ہیں:

قال عمر رضى الله عنه: ”لِيس الصيام من الطعام والشراب وحده، ولكن من الكذب والباطل واللغو۔“

”حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ: ”روزہ محض کھانا پینا چھوڑنے کا نام نہیں ہے،“

بلکہ روزہ تو جھوٹ، باطل نظام، فضول اور لغو باتوں سے بچنے کا نام ہے۔“

ایک جگہ حضرت مجاہدؓ سے مروی ہے:

”جو شخص، دو خصلتوں: غیبت اور جھوٹ سے بچا رہا، تو اس کا روزہ

درست اور صحیح سالم رہا۔“ (اللکتاب المصطفیٰ ۲۷۳/۲)

غیبت، جھوٹ اور فضول و لغو باتوں کی رمضان میں کتنی سخت پکڑ ہے اور وعید ہے، اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ آپ اس واقعے سے، جو رمضان میں دعورتوں کے ساتھ پیش آیا،

جھوٹ اور غیبت کی وعید کا اندازہ لگاسکتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ:

ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا

کہ: اے اللہ کے رسول! یہاں قریب میں دو روزے دار عورتیں پیاس کی

شدت سے مرنے کے قریب ہیں۔ کیا کیا جائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ: ”أَهْبِلُوا لَهُمَا“، جب وہ آئیں تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ہانڈی (برتن)

لانے کا حکم دیا۔ پھر انہیں بے ایک سے کہا کہ اس میں قے کر۔ اس نے

خون، پیپ یا گوشت کے کھانے کے قے کی۔ (جس میں خون کے ذرات

تھے) اس کی قے سے آدمی ہانڈی بھر گئی۔ پھر دوسرا سے آپ ﷺ نے اسی

ارشاد فرمایا۔ اس نے بھی قے کی جس میں خون، پیپ اور کچا گوشت شامل تھا۔

اور ان دونوں کی قے سے ہانڈی بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

انھوں نے روزے تو حلال مال سے رکھے، لیکن افطار درام سے کیا ہے۔ یعنی

انھوں نے لوگوں کی غیبت کی ہے۔“ (الترغیب والترہیب ۶۶)

استغفر اللہ! حلال مال سے روزہ رکھنے کے باوجود انسانوں کی غیبت کرنا، انھیں

تکلیف پہنچانا، جھوٹ کی بنیاد پر الزام تراشی کرنا، لکھا بروگناہ ہے۔ اور اس کے اثرات کتنی

دور تک اثر کرتے ہیں۔

رمضان میں چار باتوں کا اہتمام ضروری ہے

رمضان المبارک میں کون سے کام کثرت سے کرنے چاہئیں، اس بارے میں نبی

اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ: "استکثروا فيه من أربع خصال....الخ"

"اس ماہ مبارک میں چار باتوں کو بڑی کثرت سے کیا کرو، اس طرح کہ وہ

تمہاری عادت اور خلق بن جائیں۔ جن میں دو اللہ کی رضا کے لیے ہیں۔ اور دو

تمہارے اپنے فائدے کے لیے ہیں۔ اور جنہیں کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے:

1۔ کلمہ طیبہ کا ذکر (کثرت سے) کرو! 2۔ توبہ و استغفار کی کثرت کرو!

3۔ اللہ سے جنت کا سوال کرو! 4۔ جہنم سے پناہ مانگو!"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان چار باتوں کو اپنی عادت اور خلق بناؤ۔ یعنی پورے

رمضان المبارک میں ان کا اس طرح اہتمام کرو، کہ یہ تمہاری عادت اور خلق بن جائیں۔

اوّل: چھیر، ان کے بغیر کسی پل چھین نہ آئے۔

یہ پندرہ حادیث کے آن مٹ نقوش ہیں، جنہیں پڑھنے کے بعد ہم غور کریں کہ

رمضان المبارک ہا کتنا حق ادا کرتے ہیں۔ اور اس سلسلے میں ہم سے کتنی کوتا ہیاں ہوتی

ہیں۔ اور کتنے حق ہم سے فتح ہوتے ہیں۔ کتنے حقوق کا ہم سے خون ہو رہا ہے۔ روزہ

رکھتے ہیں تو آداب کہاں تک بجا لاتے ہیں۔ تراویح پڑھتے ہیں تو کس حد تک نفس کی

مشقت برداشت کرتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں ہمارے اخلاق اور رویوں میں کیا

تبديلی آتی ہے۔ اس لیے آج ضرورت ہے کہ رمضان المبارک کی عظیم نعمت، جو ابھی

نصیب ہونے والی ہے۔ اس کی پوری طرح قدر کر بیں، اور تمام بُرائیوں اور بدآخلاقیوں

سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں۔

خداؤند قدوس ہم پر رحم فرمائے۔ اپنی ذات پر سچا یقین پیدا فیزا۔ اکرم کے اپنے عبادت

گزار بندوں میں شامل کرے۔ رمضان کی برکات سے مالا مال فرمائے۔ منکرات و

معاصلی سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ دنیا کی ذلت اور آخرت کی رسوائی سے بچائے۔

دین پر چلنا آسان فرمائے۔ اور اس کا صحیح شعور اور فہم عطا فرمائے۔

اللّٰهُمَّ وَفْقًا لِمَا تَحْبَبْ وَتَرْضَاهُ. آمِينَ ثُمَّ آمِينَ



احکام و مسائل رمضان المبارک

روزے سے متعلق مسائل

- 1 ہر سلمان مرد و عورت، عاقل، بالغ پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہے۔
- 2 شرجعت میں روزے کا مطلب ہے کہ صحیح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کی بین سے کھانا، پینا اور جماع کرنا چھوڑ دیا جائے۔
- 3 رمضان المبارک میں کسی تحریری کی وجہ سے روزہ چھوٹ جائے تو رمضان کے بعد اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔
- 4 حالت سفر میں روزہ نہ رکھنے کی جائز ہے، لیکن اس کی قضا ضروری ہے۔
- 5 حالت سفر میں اگر روزے سے کوئی تکلیف نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔ اگر روزہ نہ رکھے تو کوئی گناہ نہیں۔ البتہ رمضان تکلیف کی فضیلت سے محروم ہے۔
- 6 بغیر کسی وجہ کے روزہ چھوڑ دینا درست نہیں۔ اور یہ اتنا ہے۔ یہ نہ سمجھے کہ اس کی قضا بعد میں ہو جائے گی۔ کیوں کہ حدیث شریف نہ آیا ہے کہ رمضان کے ایک روزے کے بد لے اگر سال بھر روزے رکھے جائیں، تب بھی رمضان کے ایک روزے کے اجر کے برابر نہ ہوگا۔
- 7 اگر روزے دار کو بھول کر کھاتے پیتے دیکھا۔ اور روزے دار کو روزے کی وجہ سے تکلیف نہیں ہے تو اس کو یاد دلانا واجب ہے۔
- 8 اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھا تو احترامِ رمضان کا تقاضا ہے کہ لوگوں کے

سامنے کچھ کھائے پئے نہیں۔

روزے کی نیت سے متعلق مسائل

1. رمضان المبارک کے روزے میں بس اتنی نیت کر لینا کافی ہے کہ: ”آن میرا روزہ ہے“ اور سحری کے وقت ”وَبِصُومِ غَدْرِئُّوْيَّثِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ“ پڑھنا مستحب ہے۔

2. اگر رات سے رمضان المبارک کے روزے کی نیت کر لے تو بھی فرض ادا ہو جاتا ہے۔

اگر صحیح صادق کے بعد کچھ کھایا پیا نہ ہو تو دن کو 10, 11 بجے (روزے کے کل وقت کے نصف اول) تک نیت کر لینا درست ہے۔

4. اگر رمضان المبارک کے مہینے میں نفل، قضا یا نذر کے روزے کی نیت کی، تب بھی رمضان کا ان روزہ ادا ہو گا۔ دیگر نہیں۔

سر اور افطار کے مسائل

1. سحری کھانا سنت ہے۔ اس بولک نہ ہو اور کھانا نہ کھائے تو کم از کم دو تین کھجور یا ہی کھالے۔ یا کوئی اور پیز خواری بہت کھالے۔ کچھ نہ سہی، تو پانی ہی پی لے۔

2. سحری میں جہاں تک ہو سکے، دیر کر کے کھانا بہتر بھے۔ لیکن اتنی دیر نہ کر کے صحیح صادق ہونے لگے۔ اور روزے میں شبہ پیدا ہو جائے۔

2. مسنون یہ ہے کہ جب سورج ٹھیک غروب ہو جائے تو فوراً روزہ کھول دے۔ دیر کر کے کھولنا مکروہ ہے۔

4. جب تک سورج کے غروب ہونے میں شبہ رہے، تب تک افطار کرنا جائز نہیں۔ سورج غروب ہونے کا تعلق مشاہدے سے ہوتا ہے۔ جب کہ آج کل ایسا نہیں کیا جاتا۔ خاص طور پر بڑے شہروں میں کہ آسمان صاف نہیں ہوتا۔ بلکہ دائی

جنزیوں کو سامنے رکھتے ہوئے گھریلوں سے اوقات دیکھ کر روزہ افطار کیا جاتا ہے۔ اس لیے فلکیاتی حساب سے دائیٰ جنزیوں میں چھپے ہوئے اوقات میں دو سے پانچ منٹ کی اختیاط کر کے روزہ افطار کرنا چاہیے۔

5۔ کھجور یا چھوہارے سے افطار کرنا مستحب ہے۔ لیکن اگر کسی دوسری چیز سے افطار کیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

6۔ افطار کے وقت یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

”اللَّهُمَّ إِنِّي لَكَ صُمْتُ وَبِكَ آمَتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرُ.“

اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو اپنی زبان میں روزہ افطار کرنے پر خدا کا شکر بجالائے۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

درج ذیل تمام صورتوں میں روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اور نہ مکروہ ہوتا ہے:

1۔ اگر بھول کر کھا۔ لیا ہے۔ یا بجماع کر لے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

2۔ اپنے آپ قے / اٹی ابڑے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ چاہے قے تھوڑی ہو یا زیادہ۔

3۔ سرمه لگانا، تبل لگانا، خوشبوسوکا، باعلق میں از خود دھواں یا گرد و غبار وغیرہ کا چلا جانا۔

4۔ دانتوں میں گوشت وغیرہ کاریشہ جو چھنے سے آم ہے اس کو باہر نکالے بغیر لگانا۔

5۔ لعاب لگانا، زبان سے کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا۔

6۔ روزے میں تازہ یا خشک سماوک کرنا، اگرچہ نیم کے درخت کی ہو۔

7۔ گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ خواہ متعدد بار ہی کیوں نہ ہو، روزے کی حالت میں جائز ہے۔

جن صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے

درج ذیل تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور اس کی قضا واجب ہو جاتی

- ہے۔ کفارہ واجب نہیں ہوتا:
- 1 کلی کرتے وقت بلا ارادہ، حلق میں پانی اتر جاتا۔
 - 2 خود بخود قے / الٹی آئی اور جان بوجھ کر حلق میں واپس لوٹا۔
 - 3 اپنے اختیار سے منہ بھر کر قے / الٹی کرڈا۔
 - 4 کاغذ کا ٹکڑا، ٹکھلی، مٹی، پتھر، کنکر اپنے ارادہ سے نگل لیا۔
 - 5 دانتوں میں چنسی ہوئی چیز کو زبان سے نکال کر نگل لینا، جب کہ وہ پختے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔
 - 6 کان میں تیل ڈال لینا۔
 - 7 ناک میں ناس لینا۔ یا کوئی اور مائع چیز ڈال لینا۔
 - 8 سگریٹ یا حقہ پینا۔
 - 9 دانتوں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لینا، جب کہ خون تھوک پر غالب ہو۔
 - 10 بھولے سے چھکنا ایسا اور یہ سمجھ کر کہ ”روزہ ٹوٹ گیا“، پھر جان بوجھ کر کھایا پی لینا۔
 - 11 یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق شیر ہوئی، سحری کھائی۔ پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔
 - 12 بادل یا گرد و غبار کی وجہ سے یہ سمجھا کہ ”آفتاب غروب ہو گیا“، اور روزہ افطار کر لیا۔ حال آں کہ ابھی دن باقی تھا۔
 - 13 رمضان المبارک کے علاوہ دنوں میں کوئی روزہ اکھاڑا، وہ جان بوجھ کر توڑ دیا۔

جن صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں

درج ذیل صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ہیں:

- 1 رمضان المبارک کا روزہ جان بوجھ کر توڑنے سے کفارہ لازم آ جاتا ہے۔
- 2 فصل گوا کر خون نکلوایا، سرمه لگایا اور پھر یہ سمجھ کر کہ ”روزہ ٹوٹ گیا“، جان بوجھ کر کھا پی لیا۔

کفارہ کے مسائل

- 1۔ اگر رمضان المبارک کا روزہ توڑ دیا تو اس کا کفارہ دو مہینے (60 روز) گاتار روزے رکھنا ہے۔
- 2۔ اگر گاتار ساٹھ روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو صبح و شام کھانا کھلانے۔ یا ایک روزے کے بد لے صدقۃ فطری مقدار (1700 گرام) غلہ یا اس کی قیمت ادا کرے۔
- 3۔ اگر ایک ہی رمضان کے دو تین روزے توڑ ڈالے تو بھی ایک ہی کفارہ سب کے لیے کافی ہو جائے گا۔

福德یہ کے مسائل

- 1۔ جس لوسنا براہما ہو گیا ہو کہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رہی، یا اتنا پیار ہے کہ اب اچھا ہو۔ نہ اسید نہیں رہی، اور نہ روزہ رکھنے کی طاقت ہے تو وہ روزہ نہ رکھ۔ اور ہر ایک روزے کے بد لے ایک مسکین کو صبح و شام پہیٹ بھر کر کھانا کھلانے۔ یا نصف صبح (1700 گرام) غلہ یا اس کی قیمت بطور فدیہ ادا کرے۔
- 2۔ اگر فدیہ ادا کرنے کے بعد روزہ رکھنے کی طاقت آگئی تو سب روزوں کی قضا کرنا ہو گی۔ اور جو فدیہ دیا ہے، اس کا اجر الگ ہے۔

نمازِ تراویح کے مسائل

- 1۔ رمضان المبارک میں عشا کی نماز کے بعد تراویح کی بیس رکعات، دو دور کرعت کر کے پڑھنا مرد و عورت سب کے لیے سنت مؤکدہ ہے۔
- 2۔ نمازِ تراویح کا وقت، عشا کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر ہے کہ وتر تراویح کے بعد پڑھے جائیں۔ لیکن اگر کسی وجہ سے وتر کے بعد بھی نمازِ تراویح پڑھی تو بھی شرعاً درست ہے۔

- 3 تراویح کی نماز مسجد میں باجماعت ادا کرنا سنت کفایہ ہے۔ اگر محلے کی مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہو تو تمام اہل محلہ گناہ گار ہوں گے۔
- 4 تراویح کی بیس رکعات، دو دور کعت کر کے پڑھی جائیں۔ اور ان میں ہر ترویج (چار رکعت) کے بعد اور آخری ترویج اور وتر کے درمیان کچھ دیر وقہہ کرنا مستحب ہے۔
- 5 ترویج کے درمیان کوئی خاص عبادت متعین نہیں، بلکہ اختیار ہے۔ خواہ ذکر اذکار کریں یا تلاوت کریں۔ البتہ بعض فقہاء کے نزدیک یہ دعا:

”سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلْكُوتِ، سُبْحَانَ ذِي الْعَزَّةِ
وَالْمُظْمَّةِ وَالْهَيَّةِ، وَالْقُدْرَةِ، وَالْكَبِيرِ يَأْءُ، وَالْجَرُودُتِ۔ سُبْحَانَ
الْمَلِكِ الْحَقِّ الَّذِي لَا يَنَامُ، وَلَا يَمُوْثُ، سُبُّوْخ، قُدُّوْسٌ، رَبُّنَا وَرَبُّ
الْمَلَّاکِ رَبُّ الْوَجْدَنِ۔“

اللَّهُمَّ أَجِرْنِنَا فِي النَّارِ، يَامُحِيمِرْ يَامُجِيمِرْ يَامُجِيمِرْ۔“

پڑھنا منقول ہے۔ لہذا جس کا جو جی چاہے پڑھ سکتا ہے۔

- 6 رمضان میں تراویح کے ساتھ وتر کی نماز باجماعت پڑھنا افضل ہے۔
- 7 نماز تراویح میں قرآن پاک سماں اور سنانا سنت ہے۔
- 8 نماز تراویح میں قرآن پاک سنانے کی اچھی لینا حرام ہے۔
- 9 اگر اجرت کے بغیر قرآن سنانے والا نہ ملے تو جو کوئی سورتوں سے ہی تراویح پڑھ لینا چاہیے۔
- 10 تراویح کی مکمل نماز چھوٹ جائے اور اس کا وقت تکل جائے تو اس کی قضائیں ہے۔ اگر پڑھے تو نفل شمار ہوگی۔
- 11 اگر کوئی شخص مسجد میں ایسے وقت پہنچا کہ عشا کی نماز ہو چکی تو اسے چاہیے کہ پہلے عشا کی نماز پڑھے۔ پھر تراویح میں شریک ہو۔
- 12 تراویح کی کچھ رکعتیں امام کے ساتھ نہ پڑھ سکا تو وتر کے بعد ادا کر لے۔
- 13 تراویح میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن مجید پڑھنا یا سننا سنت موکدہ ہے۔ اگر

قرآن مجید چند دنوں میں ختم کر لیا تو بقیہ دنوں میں بھی تراویح پڑھے۔

اعتكاف کے مسائل

- 1. رمضان کے آخری دس دنوں میں ایسی مسجد میں، جہاں پانچ وقت کی نماز باجماعت ہوتی ہو، اعتكاف پیٹھنا سنت ہے۔
- 2. رمضان کی بیسویں تاریخ کی شام، سورج غروب ہونے سے پہلے اعتكاف شروع ہوتا ہے۔ اور عید الفطر کا چاند نظر آنے تک اعتكاف کی حالت میں رہنا ضروری ہے۔

اعتكاف میں جو باتیں جائز ہیں

- 1. پستاب، پاغانہ کے لیے لکانا، عسل فرض کے لیے لکانا۔
- 2. اگر ایسی مسجد میں اعتكاف کیا ہے جہاں نمازِ جمعۃ المبارک نہیں ہوتی، تو جمعۃ المبارک کی نماز کے لئے جامع مسجد میں جانا، اور انداز اتنی دیر پہلے مسجد سے لکانا کہ جامع مسجد پیش لائی ہے سے پہلے تحریۃ المسجد اور چار سنتیں پڑھ سکے۔ اور نماز کے بعد سنت پڑھنے کے لیے ٹھہرنا بھی جائز ہے۔
- 3. اذان کہنے کے لیے مسجد سے باہر اداں کی جگہ پر جانا۔
- 4. نمازِ جنازہ کے لیے جانا، بشرطیکہ اعتكاف کی نیت، کرتے وقت یہ نیت کر لی تھی کہ: ”جنازہ کے لیے جاؤں گا“، تو جائز ہے۔ اور انہیں کی تو جائز نہیں۔

جن چیزوں سے اعتكاف ٹوٹ جاتا ہے

- 1. بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر یا بھول کر مسجد سے باہر لکانا۔
- 2. کسی عذر اور ضرورت کے سبب مسجد سے باہر نکل کر، ضرورت سے زیادہ ٹھہرنا۔
- 3. بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے باہر چلے جانا۔

صدقہ فطر کے مسائل

1۔ جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے، اس پر صدقہ فطر بھی واجب ہے۔ خواہ اس نے روزے رکھے ہوں یا نہ رکھے ہوں۔

2۔ صدقہ فطر ہر عاقل، بالغ اور آزاد شخص اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرے۔ بشرطیکہ اس کی نابالغ اولاد کی ملکیت میں ان کے نام الگ سے مال نہ ہو۔ اگر ان کی ملکیت میں الگ سے اتنا مال ہے جو نصاب کے بقدر ہوتا ان کے مال میں سے صدقہ فطر ادا کیا جائے۔

احادیث میں درج ذیل اشیا میں سے کوئی ایک درج ذیل مقدار کے مطابق بطور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے:

(ا) صاعاً من شعیر: یعنی بُرَّ (تقریباً 3500 گرام)

(ب) صاعاً من تمِرٍ: یعنی کھجور (تقریباً 3500 گرام)

(ج) صاعاً من آتِیطٍ: یعنی پیغمبر (تقریباً 3500 گرام)

(د) صاعاً من ربیبٍ: یعنی کشش (تقریباً 3500 گرام)

(ه) نصف صاعٍ من بُرٍّ: بُرٌّ گندم (تقریباً 1700 گرام)

موجودہ اوزان (ناپ تول) کے مطابق ملائے کرائے تو نصف صاع کو تقریباً 1700 گرام کے برابر قرار دیا ہے اور ایک صاع تقریباً 3500 گرام کے برابر ہے۔ اگر کوئی شخص بُرٌّ گندم وغیرہ، غلے کی میٹل میں نہ دے سکے تو اپنے زمانہ کے نزد کے مطابق اسی قدر درج بالا اشیا کی قیمت ادا کر دے۔

4۔ مستحب یہ ہے کہ صدقہ فطر، نمازِ عید سے پہلے ادا کیا جائے۔ اور رمضان المبارک میں بھی ادا کرنا درست ہے۔

5۔ صدقہ فطر کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ زکوٰۃ کی طرح مال بقدر نصاب سال بھر تک اس کے پاس جمع رہے۔ بلکہ سال سے کم عرصے میں بھی بقدر نصاب مال کا مالک بن گیا تو صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہوگا۔

- 6۔ عورت پر صرف اپنی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ نابالغ بچوں کی طرف سے ان کی والدہ پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے، یہ باپ کا فریضہ ہے۔
- 7۔ صدقہ فطر عید کے دن صحیح صادق کے وقت سے واجب ہو جاتا ہے۔ لہذا جو شخص صحیح صادق سے پہلے فوت ہو جائے، اس کی طرف صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں۔ اور جو بچہ صحیح صادق کے بعد پیدا ہوا، اس کی طرف سے بھی صدقہ فطر نہیں دیا جائے گا۔

مسائل عید الفطر

- رمضان المبارک کے بعد کیم شوال کو شکرانے کے طور پر درکعت نمازِ عید ادا کرنا واجب ہے۔ عید الفطر کے احکام مندرجہ ذیل ہیں:
- 1۔ عید کے دن غسل کیا جائے۔ مسوک کی جائے۔ عمدہ کپڑے، جو میسر ہوں، پہن کر خوشبو آگئی جائے۔ بالوں میں لگانہا وغیرہ کیا جائے۔
- 2۔ صحیح سویرے اٹھ کر عید گاہ جلد پہنچنے کی کوشش کی جائے۔ اور نمازِ عید کے لیے جانے سے پہلے کوئی یتھلی جیزہ حانا مسنون ہے۔
- 3۔ عید گاہ جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا چاہیے۔
- 4۔ عید کی نماز پڑھنے کے لیے ایک راستے سے جائے۔ اور نماز کے بعد دوسرے راستے سے واپس آئے۔ عید گاہ میں اگر ممکن ہو تو یہاں چل کر جائے۔
- 5۔ راستے میں یہ تکبیریں آہستہ آہستہ پڑھے:
 اللہ اکبر اللہ اکبر لا إِلَهَ إِلَّا اللہُ وَاللَّهُ أَكْبَرَ اللَّهُ أَكْبَرَ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.
- 6۔ نمازِ عید کے لیے جماعت شرط ہے۔ لہذا اگر کسی وجہ سے کوئی آدمی نمازِ عید کی جماعت میں شریک نہیں ہو سکا تو وہ تھا نمازِ عید نہیں پڑھ سکتا۔
- 7۔ عید کے دن نمازِ عید سے پہلے نمازِ اشراق یا دیگر نوافل پڑھنے مکروہ ہیں۔ عورتوں، مریضوں اور مسافروں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ

عید الفطر کی نماز میں دور کعت ہوتی ہیں۔ جن میں چھ تکبیریں زائد ہوتی ہیں:

- 1- پہلی رکعت میں ”سُبْحَانَكَ اللّٰهِمَّ...الْخَ“ پڑھنے کے بعد ہاتھ چھوڑ کر تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ اس کے بعد امام قرأت کرے گا۔
- 2- اور دوسری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے ہاتھ چھوڑ کر تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں۔ بقیہ نماز دیگر نمازوں کی طرح پڑھی جاتی ہے۔
- 3- نماز کے بعد امام سنت کے مطابق خطبہ پڑھے گا۔ یہ خطبہ سننا واجب ہے۔

حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خطبات عید

اس دو دور کے مجدد حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ نے عید الفطر، عید الاضحیٰ اور جمعۃ المبارک کے مبارک خطبات ترتیب دیے ہیں۔ اور انھیں اپنی کتاب ”تعمیمات الہیہ“ کے آخر میں ایک پوری ”نهیم (۲۲۶) فی الخطب“ کی صورت میں جمع کر دیا ہے۔ ولی اللہی سلسلے کے علماء منارخ ہر محوال رہا ہے کہ وہ عام طور پر ان موقعوں پر یہی خطبات پڑھا کرتے تھے۔ چنان چہ حضرت الامام شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کا یہی معمول رہا۔ اور پھر امیر المؤمنین سید احمد شہیدؒ اور حضرت شاہ محمد اسماعیل شہید کے مطبوعہ خطبات بھی اسی حقیقت کی نشان دہی کرتے ہیں۔ اگرچہ بعض نفعیں میں ان حضرات نے کچھ مفید اضافے بھی کیے ہیں۔ یہ خطبے ”خطبات سید احمد شہید“ کے نام سے مطبوعہ ہیں۔

اسی طرح بعد میں آنے والے ولی اللہی سلسلے سے وابستہ تمدن و اسلام شاخ یہی خطبات پڑھتے رہے ہیں۔ یہ خطبے بلاشبہ دلوں پر اثر انداز ہونے والے اور انھیں جھنجوڑنے والے ہیں۔ پوری توجہ اور انہاک سے ان کا سنتا یقیناً دل و دماغ پر بڑے گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ یہاں تکہ عید الفطر سے متعلقہ دو خطبے آئندہ صفات میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ تاکہ بزرگوں کی نسبتوں کے حامل ان خطبات کو علماء خطبا اپنا معمول بنائیں۔ اور ان کے فیض و برکات سے خود بھی مستفیض ہوں۔ اور عوام الناس کو بھی فیض یاب کریں۔

خطباتِ عید الفطر

خطبة أولی

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَالله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ
الْحَمْدُ لِللهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَانِ ۝ ذِي الْفَضْلِ وَالْجُودِ
وَالْإِحْسَانِ ۝ ذِي الرَّحْمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْأَمْتَانِ ۝
الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَالله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.
الْحَمْدُ لِللهِ الَّذِي أَعْزَنَا بِسَلَامِ رَمَضَانِ ۝ شَهْرُ اُنْزِلَ فِيهِ الرَّحْمَةُ
وَالْغُفْرَانُ ۝ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ فِيهَا كَانَ نُزُولُ
الْقُرْآنِ ۝

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَالله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.
الْحَمْدُ لِللهِ الَّذِي وَقَفَنَا فِيهِ لِقْرَاءَةِ الْقُرْآنِ ۝ رَيْسَرَ عَلَيْنَا أَدَاءَ
الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ بِخُسْنِ الْإِمْكَانِ ۝ وَسَهَلَ لَنَا التَّرَوِيْحَ وَ
التَّسَابِيْحَ، فِي آلَةٍ مِنْ امْتِنَانِ

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَالله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.
الْحَمْدُ لِللهِ الَّذِي أَعْدَدَ لِلصَّائِمِينَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُسَمَّى
“بَابُ الرِّيَانِ” ۝ وَوَعَدَ لَهُمْ مَا لَمْ يَخْطُرْ عَلَى قُلُوبِ بَشَرٍ مِنَ النَّعِيْمِ

وَالْأَلْوَانِ ۝ وَجَعَلَ خَلُوفَ فِيمِ الصَّائِمِينَ أَطْيَبَ عِنْدَ مَلَائِكَتِهِ مِنَ
الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ ۝

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.

الْحَمْدُ لِللهِ الَّذِي جَعَلَ صِيَامَ رَمَضَانَ كَفَارَةً لِلسَّيِّئَاتِ وَعِتْقَةً
مِنَ النَّيْرَانِ ۝ وَأَكْرَمَ الصَّائِمِينَ بِفِرْحَتَيْنِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ الْإِفْطَارِ وَ
فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقاءِ الرَّحْمَنِ ۝ وَقَالَ: «الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِيُّ بِهِ»، فِيَاهُ
مِنْ عُلُوِّ الْمَكَانِ ۝

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.
شَاهِدَهُ وَهُوَ الْمَحْمُودُ فِي كُلِّ مَكَانٍ ۝ وَنَشْكُرُهُ وَهُوَ
الْمَشْكُورُ بِكُلِّ لِسَانٍ ۝ وَنَسْتَعِينُهُ فِي كُلِّ مَا يَهْمِنَا مِنْ أَمْرِ الْمَعَاشِ
وَأَمْرِ الْآدِيَانِ ۝ وَنَسْتَغْفِرُهُ مِنْ كُلِّ مَا فَرَطَ مِنَا مِنَ الْحَطَايَا وَ
الْعِصْيَانِ ۝

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ شَهَادَةً يَتَّالِيَهَا الشَّاهِدُ دَارَ
الرِّضْوَانِ ۝ وَيَنْجُوُ بِهَا مِنَ النَّيْرَانِ ۝ وَتَبَضَّى بِهَا مَنْ بِيَدِهِ مَلَكُوتُ
كُلِّ شَيْءٍ الْمُهِيمِنُ الدَّيَانِ ۝

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.
وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الَّذِي أُرْسِلَ
حِينَ غَلَبَ الْكُفَّرُ فِي الْبَلْدَانِ ۝ فَدَعَا الْحَلْقَ إِلَى التَّوْحِيدِ وَ
الْإِيمَانِ ۝ وَأَبْطَلَ الشَّرِكَ وَحَبَائِلَ الطُّفَيْلَانِ ۝

الله أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، الله أَكْبَرُ، وَلِللهِ الْحَمْدُ.
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَ
صَحْبِهِ مَا لَمَعَ الْقُمَرَانُ ۝ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانُ فِي الْبَوَادِي

وَالْعِمُّان٥

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنْقُوْا اللَّهَ فَإِنَّ التَّقْوَى أَسَاسُ الْحَسَنَاتِ وَخُلاصَةُ
الْأَعْمَالِ ۝ وَاعْبُدُوا اللَّهَ فَإِنَّ الْعِبَادَةَ دَافِعَةٌ لِلَّسْيَاتِ ، وَنَاهِيَةٌ عَنِ
الْفَسَادِ وَالضَّلَالِ ۝

هَلْ عَرَفْتُمْ فَصَائِلَ شَهْرِ الصِّيَامِ؟ ۝ وَهُلْ أَدْرَكْتُمْ لِمَاذَا كُتِبَ
عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ؟ ۝ وَهَلْ دَرَيْتُمْ أَنَّ الشَّهْرَ ضَيْفٌ
فَمَاذَا صَنَعْتُمْ لَهُ مِنَ الْأَكْرَامِ؟ ۝ وَهَلْ فَطَنْتُمْ أَنَّهُ وَلِيَ رَاضِيَاً عَنْكُمْ أَوْ
سَاخِلاً لِيُشْكُوَّكُمْ إِلَى الْعَزِيزِ الْعَلَامِ؟ ۝

يَسِّيَّتْ شِعْرِيْ! كَيْفَ يَعْدُ نَفْسَةً صَائِمًا مَنْ يَعْتَابُ طُولَ نَهَارِهِ
وَيَا كُلُّ لَحْوَمَ الْأَخْوَانِ ٥ أَمْ كَيْفَ يَظْنُ نَفْسَةً مُعْتَكِفًا مَنْ كَانَ قَلْبَهُ
فِي مَكَانٍ وَجَسَّهُ فِي مَكَانِ! ٥ أَمْ كَيْفَ تُقْبَلُ صَلْوَةُ مَنْ هُوَ مِنْ
سُكَارَى الْغَفَلَاتِ! اهْنَبْتُ فِي رَجْزِ الشَّهَوَاتِ! ٥ أَمْ كَيْفَ يُكْتَبُ
قِيَامُ مَنْ أَسْهَرَ جَفْنَهُ وَقَلْبَهُ فِي سَنَةِ الْخَطِيَّاتِ! ٥

يَا أَسْفَاهُ! عَلَى ضَيْفٍ لَمْ تَجْعَلْ لَهُ مِنَ الْأَكْرَامِ نُزُلاً
وَيَا لَهْفَاهُ! عَلَى مَوْسِيمِ خَيْرٍ لَمْ تَكُنْتُ فِيهِ رَبِّحًا وَلَا آمَلًا
وَيَا نَدَامَتَاهُ! عَلَى بَحْرِ فَرَاتِ لَمْ تَغْتَرْ قُلْمَةً مَا يُسْكِنُ عَطْشًا
وَيَا حَسْرَتَاهُ! عَلَى رَفِيقِ شَفَقٍ وَ دُعَناً وَ مَشْمَعٍ
الْلَّوِدَاعُ! الْلَّوِدَاعُ! يَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوبِ
الْفَرَاقُ! الْفَرَاقُ! يَا شَهْرَ كَفَارَةِ الذُّنُوبِ
الْلَّوِدَاعُ! الْلَّوِدَاعُ! يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَالتَّسَابِيْحِ
الْفَرَاقُ! الْفَرَاقُ! يَا شَهْرَ الْقَنَادِيلِ وَالْمَصَابِيْحِ
الْلَّوِدَاعُ! الْلَّوِدَاعُ! يَا شَهْرَ كَفَارَةِ الْمَعَاصِيِّ وَالسَّيِّئَاتِ

الْفِرَاقُ! الْفِرَاقُ! يَا شَهْرَ تَضَاعِفُ الْبَرُّ وَالْحَسَنَاتِ ٥

الْوَدَاعُ! الْوَدَاعُ! يَا شَاهِدًا لِلصَّائِمِينَ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٥

الْفِرَاقُ! الْفِرَاقُ! يَا شَافِعُهُمْ بَيْنَ يَدِي أَحْسَنِ الْخَالِقِينَ ٥

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنَّ اللَّهَ عَزَّاءً مِنْ كُلِّ مُصْبِيَةٍ ٥ وَ خَلْفُ

مِنْ كُلِّ فَائِتٍ ٥ فِي اللَّهِ فَقَهُوا وَ إِيَّاهُ فَارْجُوا وَ تَدَارَكُوا مَا فَاتَ ٥

بِإِصْلَاحٍ مَا هُوَ آتٍ ٥ وَ اسْتَغْفِرُوا اللَّهَ، إِنَّهُ كَانَ تَوَابًا غَفَارًا ٥

وَ لَا تَأْمُنُوا إِمْهَالَهُ فَإِنَّهُ لَمْ يَزُلْ وَ لَا يَزَالُ مُقْتَدِرًا قَهَّارًا ٥

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ:

وَ يَسِيرُ الظَّاهِرِينَ ٦ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمْ مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ

رَجِيعُونَ ٦ وَ لَكَ عَلَيْهِمْ صَلَوةٌ فِي رَبِيعِهِمْ وَ رَحْمَةٌ ٦ وَ لَكُمْ هُمْ

الْمُهَتَّدُونَ ٦ (١٥٨٠١ - ١٥٨٠٢)

وَ أَعْلَمُو ٧! أَنَّ هَذِهِ الْفَطْرَ وَاجِهَةٌ عَلَى كُلِّ حُرْ مُسْلِمٍ يَمْلِكُ

النِّصَابَ فَاضِلًا عَنْ حَوَالِيهِ الْأَصْلِيَّةِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْ نَاصِيَةً، وَ لَمْ يَمْضِ

عَلَيْهِ حَوْلٌ عَنْ نَفْسِهِ، وَ طَفْلُهُ، وَ عَيْنَاهُ، وَ أَمْتَهُ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ، نِصْفٌ

صَاعٍ مِنَ الْحِنْطَةِ أَوْ صَاعٍ مِنَ الشِّعْرِ.

وَ أَفْضَلُ أُوقَاتٍ إِذَا إِنْهُ بَعْدَ فَجْرِ الْعِيدِ قَاتَ الْعَدُوَ إِلَى الْمُصْلِي.

فَمَنْ أَدَاهَا فِيهَا وَ إِلَّا فَلْيُؤْدِهَا إِلَيْنَا ٨

أَثُولُ قَوْلِيُّ هَذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمِ.

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.



خطبة ثانية

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمُتَفَرِّدِ بِجَلَالِهِ وَكَبِيرِيَّاتِهِ ۝ الْمَحْمُودُ عَلَى الْآتِيهِ وَ
 نَعْتَلِيهِ ۝ لَأَرَادَ لِحُكْمِهِ وَقَضَائِهِ ۝ وَلَا مَانِعٌ لِجُودِهِ وَعَطَائِهِ ۝
 لَا شَرِكَةُ الْعَيْوَنِ ۝ وَلَا تَبْلُغُهُ الظُّنُونُ ۝ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُونَ ۝
 وَلَا يُغَيِّرُهُ الْمَهْوُنُ ۝ غَفَارُ الدُّنُوبِ ۝ سَتَارُ الْعَيْوَبِ ۝ مُقْلِبُ
 الْقُلُوبِ ۝ مُفْرِخُ الْأَسْرُوبِ ۝ الْمُطَلِّعُ عَلَى خَفَّيَاتِ السَّرَّايرِ ۝ الْعَالَمُ
 بِمَكْنُونَاتِ الضَّمَائِرِ ۝ بِسَمَاءِ الْبَعْمُ وَالدُّوَائِرِ ۝ بَيْنَ أَصَابِعِهِ الْقُلُوبُ
 وَالْخَوَاطِرُ ۝ يُجِيبُ الْمُسْتَطَرَ وَيُكْشِفُ الْضُّرَّ ۝ يَرَى الظَّاهِرَ
 وَالسِّرَّ ۝ وَيُخْصِنُ عَلَى عِبَادِهِ الْأَثْمَرَ وَالْأَبْرَرَ ۝
 فَمَنْ أَطَاعَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَأَى ۝ وَنَجَى ۝ وَلَهُ الدَّرَجَاتُ
 الْعُلَىٰ ۝ ثُمَّ رِضْوَانُ اللَّهِ وَرُؤْيَاَتُهُ الْعَظِيمُ ۝ فَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَىٰ
 وَهُوَىٰ ۝ وَسَيَضْلِي النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝
 اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.
 وَأَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ۝ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا
 مُحَمَّداً عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ الْبَشِيرُ النَّدِيرُ ۝ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ شَفِيعُ الْأُمَّةِ
 كَاشِفُ الْغُمَّةِ فِي يَوْمِ عَسِيرٍ غَيْرَ يَسِيرٍ ۝ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
 وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ عَدَّا لَا يُحْصِيهِ إِلَّا الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝

أَمَا بَعْدُ! فَإِنِّي أُوصِيْكُمْ بِالشَّقْوَى وَ مُجَانَبَةِ الْهَوَى ٥ وَ أَذْكُرُكُمْ
هَاذِمَ اللَّدَّاْتِ، الْمَوْتَ وَ الْبَلَى ٥

عَجَبْتُ لِمَنِ اِيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَقْرُخُ ٥ وَ عَجَبْتُ لِمَنِ اِيْقَنَ
بِالْحِسَابِ كَيْفَ يَجْمَعُ ٥ وَ عَجَبْتُ لِمَنِ اِيْقَنَ بِالصَّبْرِ كَيْفَ
يَضْحَكُ ٥

وَ عَجَبْتُ لِمَنِ اِيْقَنَ بِالآخِرَةِ وَ نَعِيمَهَا كَيْفَ يَسْتَرِيْحُ عَنْهَا ٥
وَ عَجَبْتُ لِمَنِ اِيْقَنَ بِالدُّنْيَا وَ زَوَالِهَا كَيْفَ يَطْمَئِنُ بِهَا؟ ٥

وَ عَجَبْتُ لِمَنْ هُوَ عَالَمُ بِاللِّسَانِ جَاهِلٌ بِالْقَلْبِ ٥ وَ لِمَنْ هُوَ
يُظْهِرُ بِالْأَمَاءِ غَيْرُ طَاهِرٍ بِالْقَلْبِ ٥ وَ لِمَنْ يَشْتَغِلُ بِعَيْوَبِ النَّاسِ غَيْرُ
مُشْتَغِلٍ بِعَيْوَبِ نَفْسِهِ ٥ وَ لِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ مُطْلِعٌ عَلَيْهِ كَيْفَ
يَعْصِيْهِ ٥ وَ لِمَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ يَمُوتُ وَ يُحَاسِبُ وَ حَدَّةً كَيْفَ يَسْتَأْنِسُ
بِغَيْرِ اللَّهِ ٥

وَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ:

”الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَ عَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ،“

وَ الْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهُ، وَ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ الْأَمَانِيِّ.“

وَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ:

”يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَلاً عَذْرَكَ غَنِّيًّا، وَ أَسْدِدْ
فَقْرَكَ، وَ إِلَّا تَفْعَلْ، مَلَاثْ يَدِيْكَ شَغْلًا، وَ لَمْ أَمْلِأْ فَقْرَكَ“،

وَ قَالَ: مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ، جَعَلَ اللَّهُ عِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَ جَمَعَ
لَهُ شُمَلَةً، وَ اتَّتَهُ الدُّنْيَا وَ هِيَ رَاغِمَةً ٥ وَ مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ، جَعَلَ
اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، وَ فَرَقَ عَلَيْهِ شُمَلَةً، وَ لَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا
مَا فَدِيرَ لَهُ ٥

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ:

وَاصْرِبْ لَهُمْ مَشْلَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَاٰ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَأَخْتَلَطَ يَهُ
نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيشًا تَذْرُودَةَ الرِّيحُ طَ وَكَانَ اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
مُقْتَدِرًا ۝ أَلَيْهَا وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۝ وَالْبَقِيَّةُ الصَّلِحُ
خَيْرٌ عِنْدَ رَسُولِكَ تَوَابًا وَخَيْرٌ أَمْلًا ۝ (٣٥-٣٦: ١٨)

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ، مَا عَلِمْنَا مِنْهُ
وَمَا لَمْ نَعْلَمْ. وَأَغُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلَهُ وَآجِلَهُ مَا عَلِمْنَا
مِنْهُ وَمَا لَمْ نَعْلَمْ.

أَغُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ:

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْدِينِ كُلِّهِ
وَلَوْكِهِ الْمُشْرِكُونَ ۝ (٩: ٢١)

إِسْتَحْوِدُ عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ فَأَنْسَمْهُمْ ذِكْرُ اللَّهِ طَ اُولَئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ طَ
الَّذِي حِزْبُهُ الْمُجْرِمُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
أُولَئِكَ فِي الْأَذَلِّينَ ۝ لَتَبَأْلِي أَلَاَ عَلِمْتَ أَنَّا وَرَسُولُكَ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

(٥٨: ١٩-٢١)

قالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
”اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ، سَرِيعُ الْحِسَابِ.
اللَّهُمَّ أَهْزِمُ الْأَخْرَابِ، اللَّهُمَّ أَهْزِمُهُمْ وَرُزِّقْنَاهُمْ.“
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ.
وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَادَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ.
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا فَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ.
وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا فَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ.
اللَّهُمَّ افْصُحْ حَاجَاتِنَا كُلِّهَا بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.



روحانی تربیت اجتماع رمضان المبارک لاہور

ہمیشہ سے اکابر اولیاء اللہ اور علمائے ربانیین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ ماہ رمضان المبارک میں پوری کیسوئی اور توجہ الی اللہ کے لیے کسی ایک بھی جگہ قیام فرماتے ہیں۔ اس حوالے سے مشائخ رائے پور اور ان سے تعقیل رکھنے والے احباب کا بھی گزشتہ ترقی یا ایک صدی سے معمول چلا آ رہا ہے کہ وہ اس ماہ مبارک میں انسانیت الی اللہ اور سالکین و طالبین کی تربیت کے لیے کسی ایک جگہ قیام فرماتے ہیں۔

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہ السعید
 اپنی تمام عمر مسلسل اس معمول پر عمل پیرا رہے۔ اس سال انھی حضرات مشائخ کے معمول کے مطابق ان کے جانشین اور موجودہ منشیں خانقاہ عالیہ رحمہہ رائے پور

حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ
 پورا ماہ رمضان المبارک بوارہ رحمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ) لاہور میں قیام فرماتے ہوں گے۔

تمام احباب سے گزارش ہے کہ اپنی اختیاری اور روحانی ترقی کی فکر کریں اور اس ماہ مبارک میں اپنی دیگر مصروفیات ملتے تو فرمایا کریں رائے پور حضرت اقدس رائے پوری مطہر عالیہ کی محیت میں کچھ وقت لگائیں۔ معمولات حسب سابق ہوں گے۔

ادارہ رحیمیہ کے ریجنل زینماں میں معمولات ماہ رمضان

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی ادارہ رحیمیہ علوم قرآنی (ٹرسٹ) کے تمام ریجنل کمپیونس کراچی، سکھر، ملتان اور راولپنڈی میں ماہ رمضان المبارک میں درج ذیل معمولات ہوں گے۔ جم احباب ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ لاہور میں حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ کی مدد میں پورا رمضان المبارک نہ گزار سکیں، وہ حضرت رائے پوری رائے کے قائم کردہ ادارہ رحیمیہ کے ریجنل کمپیونس میں درج ذیل معمولات میں شرکت فرمائیں:

- 1۔ ذکر اللہ کی مجلس: تمام ریجنل کمپیونس میں روزانہ بعد نما عصر مشائخ رائے پور کے معمولات کے مبنی مجلس ذکر کا انعقاد ہو گا۔ جس میں ان شہروں اور متعلقہ علاقوں میں موجود سلسلہ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے تمام احباب بھر پور شرکت کریں۔
- 2۔ نماز تراویح اور تفسیری خلاصہ: تمام ریجنل کمپیونس میں نماز تراویح کا اہتمام بھی کیا گیا ہے، جس میں بہترین حفاظ نماز تراویح میں قرآن پاک سنائیں گے اور اور تراویح کے بعد پڑھنے ہوئے پارے کا تفسیری خلاصہ بیان کیا جائے گا۔ نیز مشائخ علامے ربانیین کے ملفوظات و ارشادات پڑھ کر سنائے جائیں گے۔

معمولات کی مگرائی درج ذیل حضرات کریں گے:

- 1۔ ملتان کمپس: حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن مجاز حضرت رائے پوری رائے
- 2۔ سکھر کمپس: حضرت مولانا محمد عبداللہ عابد سندھی، حضرت اکثر لیاقت علی شاہ معصومی مجازین حضرت رائے پوری رائے
- 3۔ کراچی کمپس: مولانا زدہ بیب حسن، مولانا مفتی اللہ بخش، مولانا عطاء الرحمن شیرازی
- 4۔ راولپنڈی کمپس: حضرت مولانا اکثر تاج افریقی حضرت رائے پوری رائے، مولانا عبد الرحمن، مولانا عبد الجبار

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہ السعید

مسند نشین رابع خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور

پاکستان کے تاریخی شہر ”لاہور“ میں ادارہ ہذا گزشتہ ایک عرصے سے دینی، تعلیمی اور تربیتی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ محمد اللہ تعالیٰ اس دینی مرکز میں:

- * دینِ اسلام کے بنیادی عقائد اور شرعی احکام و مسائل کی تعلیم و رہنمائی۔
- * تزکیہ قلب و تقویۃ باطن کے لیے مشائخ رائے پور کے معمولات کی تلقین۔
- * قرآنی اصول سیاستی اور قرآنی اصول معاشیات و عمرانیات کی تعلیم و تربیت۔

کام فقهی بصیرت، قلبی توجہ اور قومی و ملی تقاضوں کے دینی شعور کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اس کے لیے ادارہ ہذا میں درج ذیل تعلیمی و تربیتی مرکزیں اور مجالس و کلاسز جاری ہیں:

مجالس ذکر و فکر (روزانہ بعدنمازِ مغرب) = دورہ حدیث ترتیب (مالانہ کلاس)

خطابات جمعۃ المبارک = دورہ تفسیر قرآن حکیم (موسم گرم کی تعطیلات میں)

تریبیتی سیمینار زکان انعقاد = چار سالہ علومِ اسلامیہ کلاس (برائے گر بچوں)

تحصیل فی الفقہ والافتاء = ترجمہ و تفسیر قرآن حکیم کلاس (بعدنمازِ عشا)

دارالافتاء والا رشاد = درس قرآن (بعدنمازِ فجر)

تریبیتی ورکشاپس (حاضرین و مدرسین کے لیے) = علومِ قرآنیہ کی ایک سالہ کلاس